زرعی توسیعی کتابچہ 2010 PARC فصلات سیریل نمبر 16

مسور کی کاشت

(سفارشات)

CULTIVATION OF MASOOR

(Recommendations)

شعبہ دالیں
قومی زرعی تحقیقاتی مرکز، اسلام آباد
فون: 051-925 5081

ایگریکلچر پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ
قومی زرعی تحقیقاتی مرکز، اسلام آباد
فون: 051-844 3413

مسور کی کاشت

منافع بخش پیداوار کیلئے سفارشات

پاکستان میں دالوں کی کاشت کے دو اہم موسم ہیں۔ موسم ربیع اور موسم خریف۔ مسور کا شمار بارانی علاقوں کی موسم ربیع کی اہم فصلوں میں ہوتا ہے۔ مسور کی کاشت نقد آور فصل کے طور پر کی جاتی ہے۔ دالیں اگرچہ ہمارے ملک کے زرعی نظام کا ایک اہم جزو رہی ہیں اور ان کا زیر کاشت رقبہ پورے ملک میں بکھرا ہوا ہے مگر کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں دالیں بکثرت اگائی جاتی ہیں۔ ان علاقوں میں کاشتکاروں کی آمدن کا زیادہ تر انحصار دالوں کی اچھی پیداوار پر ہوتا ہے بلکہ قومی ضروریات پورا کرنے کے لئے بھی انہی علاقوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں آج کل مسور کی کاشت تقریباً 75 ہزار ایکڑ پر ہر سال کی جاتی ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے چکوال، راولپنڈی، جہلم، جیکب آباد، نارووال، باجوڑ اور نصیر آباد سرفہرست ہیں مگر ان اضلاع میں مسور کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے جس کی اہم وجوہات میں وہاں آبپاشی کے لئے پانی کی دستیابی اور دیگر نقد آور اجناس کی کاشت کا رجحان ہے۔ مسور کے کھیتوں میں جڑی بوٹیوں کی بہتات سے بھی کاشتکاروں کا اس فصل پر اعتماد متزلزل ہوا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ جڑی بوٹیاں مسور کی فصل کی سب سے بڑی دشمن ہیں تو غلط نہ ہوگا۔

مسور کی کاشت کے سلسلہ میں چند اہم نقاط کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے مثلاً مسور کے کھیت کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھنا چاہیے۔ نسبتاً زیادہ بارش والے علاقوں میں ایسے کھیت کا انتخاب کیا جائے جہاں پر پانی کھڑا نہ ہو۔ بوائی کے لئے ہمیشہ منظور شدہ اقسام کے خالص اور صحتمند بیج کا انتخاب کیا جائے اور بیج کی سفارش کردہ مقدار استعمال کی جائے۔ ماہرین کی درج ذیل سفارشات پر عمل کرکے مسور کی پیداوار اور زرعی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

مسور کی اقسام، وقت کاشت اور شرح بیج فی ایکڑ

علاقہ جات	اقسام	وقت کاشت	شرح بیج
تمام میدانی علاقے، خطہ پوٹھوار، نصیر آباد (بلوچستان) وغیرہ	مسور۔93، مرکز۔2009، پنجاب مسور۔2009، نیاب مسور۔2006 (پچھیتی کاشت۔ 15 نومبر تا 15 دسمبر کے لئے نیاب مسور۔2002)	15 اکتوبر تا 15 نومبر	20 کلوگرام
بلوچستان کے بالائی سرد خشک علاقے	شیراز۔96	یکم اکتوبر تا 30 اکتوبر	25 کلوگرام
سندھ کے تمام علاقے	NIA مسور۔2005	یکم نومبر تا 15 نومبر	20 کلوگرام
باجوڑ ایجنسی	لوکل مسور	15 اکتوبر تا 30 نومبر	15 کلوگرام

زمین کا انتخاب اور اس کی تیاری

مسور کی کاشت کے لئے موزوں زمین کا انتخاب ضروری ہے۔ کلراٹھی اور شور زدہ زمینیں مسور کی کاشت کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ زیادہ زرخیز زمینوں پر بھی پودوں کا قد بڑھ جاتا ہے اور فصل گر جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بوائی کو موخر کرکے بہتر پیداوار لی جا سکتی ہے۔ زمین کی تیاری کے لئے کم از کم دو دفعہ ہل چلانا ضروری ہے۔ گہرا ہل چلا کر زمین کو اچھی طرح نرم اور بھربھرا کر لینا چاہیے۔ بارانی علاقوں میں جہاں بوائی کا انحصار بارش سے محفوظ کردہ نمی پر ہوتا ہے وہاں بارش کے موسم میں گہرا ہل چلانا چاہیے اور بارش کے بعد ہل چلا کر سہاگہ پھیرنا ضروری ہے تاکہ نمی محفوظ ہو جائے۔

مسور کی کاشت مناسب وتر والی زمین میں بال یا ٹریکٹر ڈرل سے قطاروں میں کرنی چاہیے۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ 25 سے 30 سنٹی میٹر رکھنا چاہیے۔ بوائی چھٹے سے ہرگز نہ کی جائے۔ بارانی علاقوں میں کاشت کے وقت اگر زمین میں وتر کم ہو تو بوائی نسبتاً گہری کریں اور بوائی سے پہلے بیج کو چار یا پانچ گھنٹے پانی میں بھگو لیں تاکہ فصل کا اگاؤ اچھا ہو۔

کھادوں کا استعمال

فصل کو نائٹروجن کھاد کی نسبتاً کم ضرورت ہوتی ہے کیونکہ پھلی دار فصل ہونے کے باعث یہ ہوا میں موجود نائٹروجن سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ تاہم شروع میں فصل کی نائٹروجن کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بوائی کے وقت نائٹروجنی کھاد کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ فاسفورسی کھاد کا استعمال پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ فصل کے جلد اور یک وقت پکنے میں مددگار ہو سکتا ہے۔

لہٰذا مسور کی نائٹروجن اور فاسفورس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک بوری ڈی اے پی یا اس کے برابر دوسری کھاد بوائی کے وقت استعمال کرنی چاہیے۔

بائیو / حیاتیاتی کھاد کا استعمال

بائیو کھاد ایسے جرثوموں پر مشتمل ہوتی ہے جن کی زمین میں موجودگی اس کی قدرتی زرخیزی کو نہ صرف برقرار رکھتی ہے بلکہ موافق حالات میں اسے بڑھاتی بھی ہے۔ پھلی دار اجناس (دالوں) میں یہ جرثومے (Rhizobium Bacteria) ان کی جڑوں پر مخصوص قسم کے گھر (Nodules) بنا کر رہتے ہیں جو فضا میں وافر مقدار میں موجود (80 فیصد) پودوں کے لئے ناقابل استعمال نائٹروجن کو قابل استعمال بنا کر ان کی نائٹروجنی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ بعض حالات میں بچ جانے والی نائٹروجن اگلی فصل کے کام آ جاتی ہے۔ اگر یہ جرثومے کھیت میں مناسب تعداد میں موجود ہوں تو دالوں کے لئے کیمیائی

نائٹروجن کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن اکثر کھیتوں میں مثلاً دالوں کی زیر کاشت آنے والی نئی زمینوں اور ایسی زمینوں جن پر پچھلے تین چار سال سے دالیں کاشت نہ کی گئی ہوں، ان جرثوموں کی تعداد مطلوبہ حد سے بہت کم ہوجاتی ہے۔ تجربات سے اشارے ملے ہیں کہ دالوں کے مختلف پیداواری علاقوں میں حیاتیاتی کھاد کے استعمال سے ان کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ممکن ہے۔

ملک میں زرعی تحقیق کے کئی ادارے تجارتی بنیادوں پر مختلف دالوں اور دیگر پھلی دار اجناس کے لئے حیاتیاتی کھاد فروخت کررہے ہیں اور اس کے متعلق معلومات بھی شائع کررہے ہیں۔

آبپاشی

مسور کی کاشت زیادہ تر بارانی علاقوں میں کی جاتی ہے عموماً موسم کے دوران ہونے والی بارشوں سے فصل کی پانی کی ضروریات پوری ہوجاتی ہیں۔ بارش کم ہونے کی صورت میں اور جہاں آبپاشی دستیاب ہو، پھول آنے پر فصل کو ایک بار پانی دیا جائے۔ اس سے دانہ صحت مند اور موٹا بنتا اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

مسور کی فصل اپنے ابتدائی مراحل میں سست رفتاری سے بڑھتی ہے جبکہ جڑی بوٹیوں کی بڑھوتری نسبتاً تیزی سے ہوتی ہے اور اس طرح یہ مسور کی فصل کو ڈھانپ لیتی ہیں جس سے کافی نقصان ہوتا ہے۔ بسا اوقات فصل مکمل طور پر تباہ ہوجاتی ہے۔ لہٰذا منافع بخش پیداوار کے لئے ابتدائی مراحل میں جڑی بوٹیوں کی تلفی پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ مندرجہ ذیل طریقوں سے جڑی بوٹیوں سے فصل کو بچایا جا سکتا ہے۔

1۔ بوائی سے پہلے گہرا ہل چلاکر یا کئی مرتبہ ہل چلاکر۔

2۔ فصل اگنے کے ابتدائی مراحل میں کسولہ، کھرپا یا درانتی سے گوڈی یا صفائی کرکے۔

3۔ قطاروں کے درمیان روٹری چلاکر۔

4۔ سٹامپ Stomp بحساب ڈیڑھ لیٹر فی ایکڑ بوائی کرنے کے فوراً بعد کھیت پر سپرے کریں۔

بیماریاں اور ان کا انسداد

ا۔ جھلساؤ

اس بیماری کی علامات متاثرہ پودوں کے پتوں پر خاکی رنگ کے دھبوں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں جو بعد میں پودوں کے تنوں، شاخوں اور پھلیوں پر بھی نظر آتے ہیں۔ پھلیوں پر جھلساؤ کی مخصوص طرز کی علامات ظاہر ہوتی ہیں جہاں یہ پھپھوند کے ہم مرکز دائروں کی صورت میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ متاثرہ پودوں کے دانے سکڑ کر جسامت میں چھوٹے رہ جاتے ہیں اور اس طرح پیداوار پر برا اثر پڑتا ہے۔

سبب: یہ بیماری ایک پھپھوند کی وجہ سے پھیلتی ہے جسے ایسکوکائٹا لینٹس (Ascochyta lentis) کہتے ہیں۔ مسور کی فصل کی کاشت کے لئے اگر بیج جھلساؤ سے متاثرہ کھیت سے حاصل کیا گیا ہو تو یہ پھپھوند نوخیز پودوں پر حملہ آور ہو جاتی ہے۔ مسور کی فصل کی کٹائی اور گہائی کے وقت کاشتکار حضرات عموماً متاثرہ پودوں کے ٹکڑے کھیت میں ہی پڑے سڑنے دیتے ہیں جو مسور کی نئی کاشت ہونے والی فصل پر بیماری کے ابتدائی حملہ کا سبب بنتے ہیں۔

انسداد:

1۔ جھلساؤ کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی ترقی دادہ اقسام کاشت کی جائیں۔

2۔ صحتمند اور تندرست بیج استعمال کیا جائے۔

3۔ فصل کی گہرائی کے بعد بیمار پودوں کے بقیہ جات اکٹھے کرکے جلا دیے جائیں یا کھیت میں گہرا ہل چلاکر زمین میں دبا دیا جائے۔

4۔ مسور کی کھڑی فصل میں سے بیمار پودوں کو تلف کردیا جائے۔

ب۔ کُنگی

کُنگی کی علامات پودے کے بالائی حصوں پر نمودار ہوتی ہیں۔ یہ علامات پتوں کی زیریں سطح سے شروع ہوتی ہیں جہاں زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے ابھرے ہوئے دھبے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس طرح کے دھبے تنوں اور پھلیوں پر بھی ظاہر ہوتے ہیں جو بیضوی یا گول شکل اختیار کر جاتے ہیں۔ یہ دھبے آپس میں پیوست ہوکر زیادہ حصہ پر پھیل جاتے ہیں اور ان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کا حملہ زیادہ تر پھول آنے پر ہوتا ہے اور عموماً بیماری کا آغاز کھیت کے نشیبی حصوں سے ہوتا ہے۔

سبب: اس بیماری کا سبب ایک پھپھوند ہے جسے سائنسی زبان میں یوروما ئیسز فیبی (Uromyces fabae) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بیج میں ملے ہوئے متاثرہ پودوں کے بچے کھچے حصے بیماری پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔ متاثرہ پودوں کے حصوں کی کھیت میں موجودگی کے دوران اگر مطلع ابر آلود رہے یا بارش ہوجائے اور درجہ حرارت کم ہوجائے تو یہ بیماری وبائی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

انسداد: 1۔ بیماری سے متاثرہ پودوں کے بچے کھچے حصے ضائع کردیے جائیں۔

2۔ بیماری کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کی جائیں۔

3۔ صاف ستھرا صحت مند بیج کاشت کیا جائے۔

ضرر رساں کیڑے اور ان کا انسداد

مسور کی فصل پر کیڑوں کا حملہ عموماً بہت کم ہوتا ہے مگر کبھی کبھار مسور کے ٹاڈ کی سنڈی حملہ آور ہوتی ہے اور بہت نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ کیڑا جسامت کے لحاظ سے 10 سے 12 ملی میٹر ہوتا ہے اس کا رنگ ہلکا سبزی مائل ہوتا ہے۔ اس کیڑے کا حملہ مارچ کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں ہوتا ہے۔ چنے کے ٹاڈ کی سنڈی بھی فصل کو کافی نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کیڑے کا حملہ ان علاقوں میں زیادہ ہوتا ہے جہاں چنے اور مسور کی فصلیں ساتھ ساتھ کاشت کی جاتی ہیں۔ مسور کی فصل کو مسور اور چنے کی ٹاڈ کی سنڈی کے حملے اور نقصانات سے بچانے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1۔ مسور کی بوائی سفارش کردہ وقت پر کرنی چاہیے۔

2۔ بوائی سے پہلے زمین میں گہرا ہل چلایا جائے تاکہ سنڈیوں کے پیوپے (Pupae) تلف ہو جائیں۔

3۔ مسور کی فصل کو چنے کی فصل کے ساتھ کاشت نہ کیا جائے۔

4۔ فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھا جائے۔

ان تدابیر کے باوجود فصل پر کیڑے کا حملہ ہو تو زرعی کیمیائی ادویات مثلاً کراٹے، ڈیلٹا فاس، میچ وغیرہ علاقہ کے ماہرین زراعت کے مشورے سے استعمال کریں۔ بلحاظ ضرورت سپرے کے عمل کو دس سے پندرہ دن بعد دہرایا جا سکتا ہے۔

برداشت اور ذخیرہ کرنا

کٹائی کے بارے میں مسور کی فصل کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ فصل قدرے زیادہ پک جائے تو پھلیاں پھٹ جاتی ہیں اور دانے جھڑنا شروع ہو جاتے ہیں جس سے پیداوار میں خاطر خواہ کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بعض اقسام میں دانے جھڑنے کا عمل دوسری اقسام سے نسبتاً زیادہ ہوتا ہے اس لئے برداشت کے معاملے میں کوتاہی نہ برتی جائے۔ کٹائی کے لئے صبح کا وقت زیادہ موزوں ہے جب فصل پر شبنم پڑی ہوتی ہے۔ اس سے دانے اور پھلیاں گرنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ کٹائی کے بعد پودوں کو چھوٹے چھوٹے ڈھیروں کی شکل میں اکٹھا کرکے چند دن دھوپ میں خشک کرنے کے بعد گہائی کر لینی چاہیے۔ مسور کی فصل کی گہائی کے لئے تھریشر استعمال کرنا چاہیے۔ دانوں کو اچھی طرح صاف کرکے دھوپ میں خشک کرنے کے بعد پٹ سن کی بوریوں میں بھر کر سٹور کرنا چاہیے۔ اگر دانوں میں نمی زیادہ ہو تو کیڑا لگنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔ ذخیرہ کرنے کے لئے بہتر ہے کہ نئی بوریاں استعمال کی جائیں۔ اگر نئی بوریاں دستیاب نہ ہوں تو استعمال شدہ بوریوں کو اچھی طرح صاف کرکے دھوپ میں خشک کر لیں۔ بوریوں کو سٹور میں رکھنے سے پہلے سٹور کی مکمل صفائی کر لیں۔ ذخیرہ شدہ جنس کو زیادہ دنوں تک رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ فاسفین گیس استعمال کی جائے۔ اس مقصد کے لئے فاسٹاکسن گولیاں بحساب 25 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ استعمال کریں۔ اس بات کا خیال رہے کہ گودام کی کھڑکیاں، دروازے، روشندان اور دوسرے سوراخ مکمل طور پر بند ہیں۔ تقریباً 10 دن تک گودام کو بند رکھنا چاہیے۔ جب گودام کو کھولا جائے تو تین گھنٹے تک اس میں داخل نہیں ہونا چاہیے ورنہ زہریلی گیس سے نقصان ہو سکتا ہے۔

مسور کی کاشت سے متعلق مزید معلومات کے لئے زرعی تحقیق کے مندرجہ ذیل مراکز سے رابطہ کیا جا سکتا ہے:

1۔ شعبہ دالیں۔ قومی زرعی تحقیقاتی مرکز (NARC) اسلام آباد۔ فون نمبر: 5081 925 (051)

2۔ شعبہ دالیں۔ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، جھنگ روڈ، فیصل آباد۔ فون نمبر: 2633 265 (041)

3۔ نیوکلیئر انسٹی ٹیوٹ برائے زراعت و حیاتیات (NIAB) فیصل آباد۔ فون نمبر: 4221-30 265 (041)

4۔ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ (BARI) چکوال۔ فون نمبر: 594499(0543)

5۔ زرعی تحقیقاتی ادارہ برائے خشک علاقہ جات (AZRI) بھکر۔ فون نمبر 92001337(0453)۔

6۔ زرعی تحقیقاتی ادارہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ فون نمبر 740090(0966)

7۔ قائد عوام زرعی تحقیقاتی ادارہ۔ لاڑکانہ، سندھ۔ فون نمبر: 9410517(074)

8۔ زرعی تحقیقاتی ادارہ، سریاب، کوئٹہ۔ فون نمبر: 2850130، 9211197 (081)

نوٹ: بیج کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کے مراکز سے رابطہ کریں

محققین:

ڈاکٹر محمد اشرف زاہد، کوآرڈینیٹر

ڈاکٹر اصغر علی، پرنسپل سائنٹیفک آفیسر / ماہرسودر

(شعبہ دالیں)

قومی زرعی تحقیقی مرکز، اسلام آباد

نوٹ

یہ تکنیکی معلومات قومی وصوبائی زرعی تحقیقاتی وتوسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں / زرعی ماہرین کی سالہا سال کی تحقیقات وتجربات سے ماخوذ ہیں